# ناصرؔ کاظمی

(۱۹۲۵ء-۱۹۷۲ء)

سیّد ناصرؔ رضا کاظمی المعروف بہ ناصرؔ کاظمی کی جائے ولادت انبالہ (مشرقی پنجاب، انڈیا) ہے۔ ان کے والدِ گرامی سیّد محمد سلطان کاظمی رائل انڈین آرمی میں صوبے دار میجر کے عہدے پر فائز تھے۔ والدہ کا تعلق علم و کتاب سے تھا اور وہ انبالہ کے مشن گرلز ہائی سکول میں ٹیچر تھیں۔ شاید یہی وجہ ہے کہ ناصرؔ کاظمی نے پرائمری تک کی تعلیم اپنی والدہ کے سکول سے اور میٹرک مسلم ہائی سکول انبالہ سے کیا اور مزید تعلیم حاصل کرنے کے لیے لاہور آ گئے اور اسلامیہ کالج ریلوے روڈ میں داخلہ لے لیا، جہاں سے ایف اے پاس کیا۔ اس کے بعد بی اے کرنے کے لیے گورنمنٹ کالج لاہور میں داخلہ لیا مگر ناساز گار حالات کی وجہ سے بی اے کیے بغیر ہی تعلیم ترک کر دی۔

ناصرؔ کاظمی قیامِ پاکستان کے بعد اپنے خاندان کے ہم راہ انبالہ سے ہجرت کر کے کرشن نگر لاہور میں آ گئے اور جب ان کے والدین کا سایہ سر سے جلد ہی اُٹھ گیا تو انھوں نے ملازمت کرنے کی ٹھانی۔ ملازمت کے سلسلے میں پہلے تقریباً دو سال تک مجلّہ "اوراقِ نو" کے مدیر رہے، پھر پانچ سال تک ماہنامہ "ہمایوں" کی ادارت کے فرائض انجام دیے اور بعد ازاں ایک سال تک ماہنامہ "خیال" کے مدیر و ناشر رہے۔ ازاں بعد ۱۹۶۴ء میں بطور سٹاف آرٹسٹ ریڈیو پاکستان لاہور کے ساتھ منسلک ہو گئے اور یہ وابستگی تادمِ واپسیں رہی۔

ناصرؔ کاظمی کی شاعری کا آغاز زمانۂ طالب علمی ہی سے ہو گیا تھا۔ ان کی پہلی غزل ۱۹۴۵ء میں شائع ہوئی اور پھر وہ تواتر کے ساتھ رسائل و جرائد میں چھپتے رہے۔

ناصرؔ کاظمی کی شاعری میں میرؔ کی سی اداسی نظر آتی ہے۔ شہر، رات، سفر وغیرہ آپ کے خاص موضوعات ہیں۔ آپ نے روایت سے بغاوت کیے بغیر غزل میں نئی راہیں تلاش کیں۔ اُردو شاعری میں ناصرؔ کاظمی کا کمال یہ ہے کہ جو کچھ وہ اپنے گرد و پیش میں دیکھتے ہیں، وہیں سے علامتیں اور استعارے اخذ کرتے ہیں اور یہ آپ کی انفرادیت ہے جسے انھوں نے بڑی سادگی اور دردمندی سے بیان کر دیا ہے۔ ان کی شاعری کے مجموعوں میں: "برگِ نَے"، "سُر کی چھایا"، "نشاطِ خواب"، "دیوان" اور "پہلی بارش" شامل ہیں جب کہ ان کا تمام کلام "کلیاتِ ناصرؔ کاظمی" کی صورت میں شائع ہو چکا ہے۔

NOT FOR SALE
PCTB

# غزل

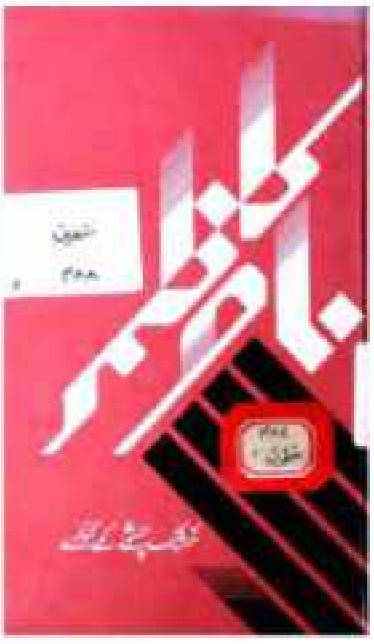

## مقاصدِ تدریس:

ا۔ طلبہ کو اُردو غزل کے جدید دور سے آگاہ کرنا۔

۲۔ طلبہ کو ناصر کاظمی کے اندازِ بیان اور ان کی غزل کی نمایندہ خصوصیات سے آگاہ کرنا۔

۳۔ طلبہ کو روشناس کرنا کہ شعر جتنا آسان نظر آتا ہے، کہنا اتنا ہی مشکل ہوتا ہے اور مثال کے طور پر ناصرؔ کاظمی کی اس غزل سے شعروں کی مثال پیش کرنا اور بتانا کہ یہ غزل سہلِ ممتنع کی خوب صورت مثال ہے۔

۴۔ طلبہ کو اس غزل میں آنے والے نئے الفاظ وتراکیب کے استعمال کے بارے میں بتانا۔

غم ہے یا خوشی ہے تُو
میری زندگی ہے تُو

آفتوں کے دور میں
چین کی گھڑی ہے تُو

میری رات کا چراغ
میری نیند بھی ہے تُو

میں خزاں کی شام ہوں
رُت بہار کی ہے تُو

دوستوں کے درمیاں
وجہِ دوستی ہے تُو

میری ساری عُمر میں
ایک ہی کمی ہے تُو

مَیں تو وہ نہیں رہا
ہاں مگر وہی ہے تُو

ناصرؔ اس دیار میں
کتنا اجنبی ہے تُو

(کُلیاتِ ناصرؔ کاظمی)

NOT FOR SALE
PCTB

## مشق

۱ ناصر کاظمی کی اس غزل کے متن کے پیشِ نظر مختصر جواب لکھیں۔

(الف) "غم ہے یا خوشی" شاعر نے ہر حال میں زندگی کو کیسے قرار دیا ہے؟

(ب) شاعر نے آفتوں کے دور میں چین کی گھڑی کسے کہا ہے؟

(ج) شاعر نے اپنے آپ کو خزاں کی شام کیوں کہا ہے؟

(د) شاعر نے اپنے آپ کو دوستوں کے درمیان وجہِ دوستی کیوں قرار دیا ہے؟

(ہ) شاعر نے اس دیار میں اپنے آپ کو اجنبی کیوں کہا ہے؟

۲ کالم (الف) کے مصرعِ اوّل کو کالم (ب) کے مصرعِ ثانی کے ساتھ اس طرح ملائیں کہ شعر مکمل ہو جائے۔

| کالم (الف) | کالم (ب) |
|---|---|
| غم ہے یا خوشی ہے تو | چین کی گھڑی ہے تُو |
| آفتوں کے دور میں | رُت بہار کی ہے تُو |
| میری رات کا چراغ | ہاں مگر وہی ہے تُو |
| میں خزاں کی شام ہوں | میری زندگی ہے تُو |
| میں تو وہ نہیں رہا | میری نیند بھی ہے تُو |

۳ درج ذیل الفاظ و تراکیب کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کا مفہوم واضح ہو جائے۔

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| چین کی گھڑی | خزاں | رُت | وجہِ دوستی | دیار | اجنبی |

۴ شاعر نے اپنی غزل کے مطلع میں کون سی صنعت استعمال کی ہے، نشان دہی کریں۔

۵ درج ذیل شعر کی تشریح کریں:

میں خزاں کی شام ہوں
رُت بہار کی ہے تُو



NOT FOR SALE PCTB

## سرگرمیاں:

- طلبہ ناصر کاظمی کی یہ غزل دُرست تلفّظ کے ساتھ پڑھیں اور صنعتِ تضاد کے حامل اشعار الگ کر کے سنائیں۔
- تمام طلبہ ناصر کاظمی کی اس غزل کو نثر کی صورت بنا کر اپنی کاپیوں میں لکھیں اور استاد سے اصلاح لیں۔

### اشاراتِ تدریس

۱۔ ناصر کاظمی کا موازنہ چند ہم عصر شاعروں سے کیا جائے۔

۲۔ اساتذہ طلبہ کو بتائیں کہ غزل علائم و رموز (اشارے کنائے) کی زبان ہے اور ان سے پوچھیں کہ اس غزل میں خزاں، بہار، دیار اور اجنبی کے الفاظ کس بات کی علامت ہیں۔

۳۔ اساتذہ ناصر کاظمی کے چند زبان زد خاص و عام شعر سنائیں۔

اساتذہ طلبہ کو بتائیں کہ ناصر کاظمی کو مشرقی پاکستان کے علیحدہ ہو جانے کا بڑا غم تھا اور طلبہ کو اُن کی یہ غزل سنائیں جس کا پہلا شعر ہے:

وہ ساحلوں پہ گانے والے کیا ہوئے
وہ کشتیاں چلانے والے کیا ہوئے

۴۔ اساتذہ طلبہ کو بتائیں کہ شعروں میں زبان زدِ خاص و عام ہونے کی صلاحیت کیسے پیدا ہوتی ہے۔

NOT FOR SALE
PCTB